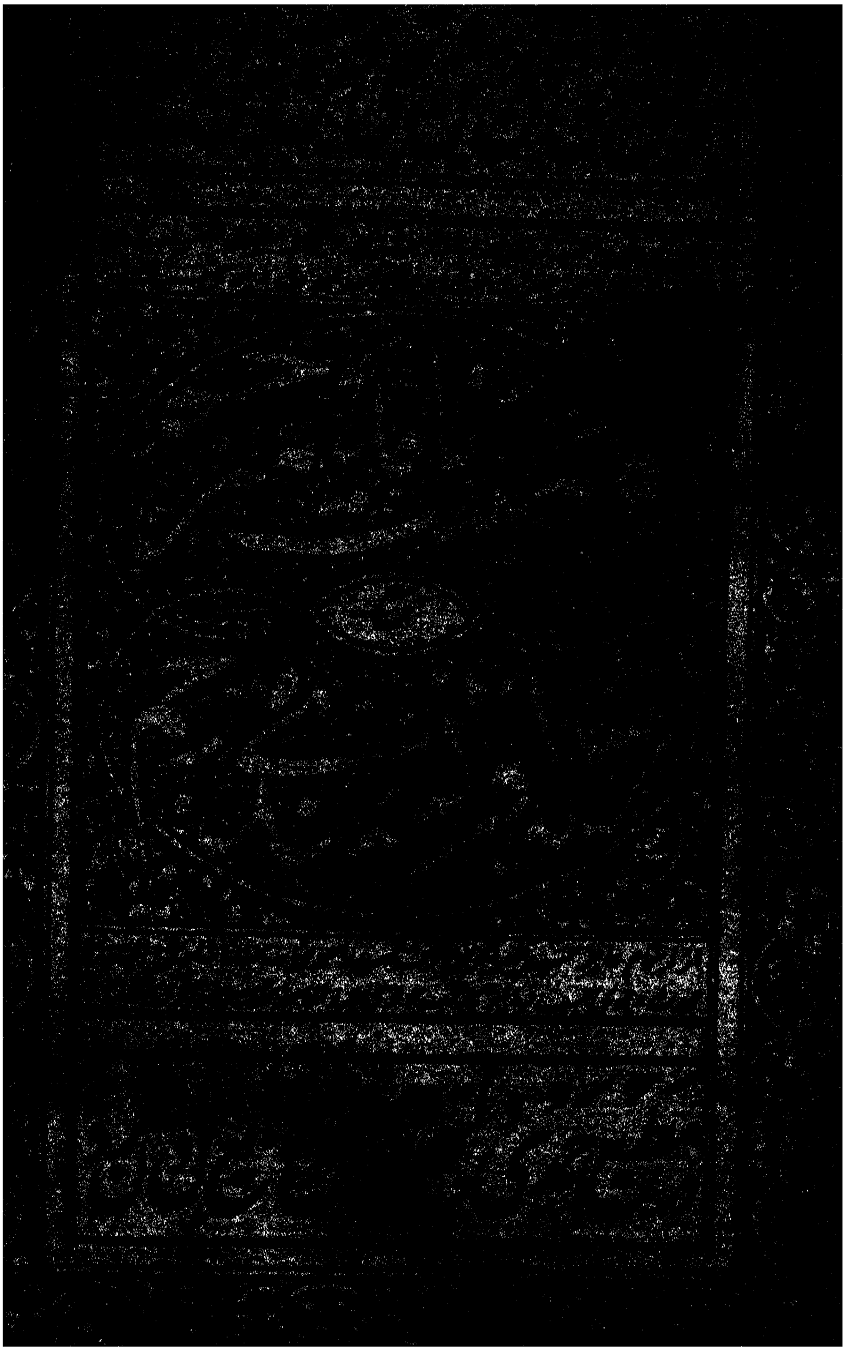


بہ توفیق ہمی حسن بن تجلی جناب مبین آئین
[illegible]

الحمد للہ والمنۃ کہ اس رسالہ شریفہ و مقالہ لطیفہ تصنیف
حضرت حجۃ اللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے منسوب

وصیت نامہ مترجم

مع

رسالہ دانشمندی مترجم

از اہتمام عاجز سید ظہیر الدین عرف سید احمد نواسہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب
محدث دہلوی حسب فرمائش جناب مولوی عبد الاحد صاحب مجتبائی ۱۳۱۲ھ

در مطبع احمدی واقع محلہ ... دہلی طبع گردید

برکارے وبشکل مہیب برآمدن ودل بردل
کسی داشتن وطالب را مسخر کردن ہمہ از فنون
نیرنج است چند ملاحظہ ہستند کہ باین کار
می رسانند صلاح وفجور وسعادت وشقاوت
ومقبول بودن یا مردود بودن دریجا ہیچ
فرق پیدا نمی کند وہمچنین وجد وشوق و
قلق وسرایت این حالت در حاضران منشار
آن حدت قوۃ بہیمیہ ہست لہذا ہر کہ قوت
بہیمیۂ او قوی تر وجدا و زیادہ تر آری این
اعمال واین احوال بعض صالحان ہم می کنند
بہ نیتی از نیات نیک واین قدر آنہا را
کرامات نمی گردانند کما لا یخفے وبسیارے
از سادہ لوحان را دیدہ ایم کہ چون این اعمال
را از شیخی فرا گرفتہ اند آن را عین کرامات
می دانند چارہ کار آنکہ کتب حدیث مثل
صحیح بخاری ومسلم وسنن ابی داؤد وترمذی
وکتب فقہ حنفیہ وشافعیہ را بخواند وعمل
برظاہر سنتہ پیش گیرد اگر حق سبحانہ در دل
او شوقی صادق کرامت فرماید وطلب این
راہ غالب شود کتاب عوارف را از آداب
نماز وروزہ واذکار ومعموری اوقات پیش
گیرد ورسائل نقشبندیہ را در طریق پیدا
کردن یاد داشت واین بزرگان این ہر دو
باب را بوجہی روشن نوشتہ اند کہ احتیاج
بہ تلقین ہیچ مرشدی نماندہ چون کیفیت

ہولناک شکل بن جانا طالب کو مسخر
کر لینا یہ سب فن نیرنگ سے متعلق
ہے سعادت اور شقاوت ومقبول و
مردود مین یہان کچھ فرق نہین اوسی
اسی طرح وجد وشوق اہل مجلس
مین پیدا کر دینا حدت قوت بہیمیہ
سے متعلق ہے جس مین قوت بہیمیہ
زیادہ ہوتا ہے اُسکا وجد زیادہ ہوتا ہے
ہان بعضے نیک بختون سے جو یہ امر کسی
نیک نیت سے ہوتا ہے وہ کچھ کرامت نہین اکثر
بیوقوفون کو دیکھا ہے کہ پیر سے جو
یہہ شغل حاصل کیا ہے اُس کو کرامت
جان لیا ہے لازم یون ہے کہ حدیث
شریف کی کتابین مثل صحیح بخاری و
مسلم وسنن ابو داود وترمذی اور فقہ
کی کتابین حنفیہ وشافعیہ پڑھے وعمل
ظاہر سنت پر کرے اگر اللہ تعالے
اُس کے دل مین شوق صادق عطا
کرے اس راہ کی طلب زیادہ ہو کتاب
عوارف کے آداب نماز وروزہ اور
ذکر ومعموری اوقات کو اختیار کرے
اور نقشبندیہ کے رسالے طریق
یاد داشت اور دوام کے حاصل کرنے کو دیکھے
ان بزرگون نے یہ دونون باتین اپنے بیان
روشن سے لکھین ہین کہ کسی شیخ کی تلقین کی حاجت نہین

دانستہ اند تفصیل این اجمال آنکہ اشہر
اصناف خرق اشراف بر خواطر است
وانکشاف واقعات آیندہ واشراف
وکشف را طرق بسیار است ازان جملہ
است باب ضمیر از علم نجوم ورمل نہ پنداری
کہ حکم در نجوم موقوف است بر تسویۂ بیوت
ورمل را از انچہ درکار است ما تجربہ کردہ
ایم کہ ماہر در فن نجوم چون دانست کہ
الحال کدام دقیقہ است از دقایق روز
ازین جا ذہن او منتقل می شود بطالع و ہمہ
بیوت ومواضع کواکب در خاطر خل صورت
می بندد گویا صفحۂ تسویۃ البیوت مقابل او
ایستادہ است وہمچنین ماہر در فن رمل
گاہے در دل خود معین می کند کہ فلان
انگشت را لحیان قرار دادہ ام وفلان
انگشت را فلان شکل و در ذہن صورتے می بندد
کہ ازین اشکال کدام متولد می شود تا آنکہ زایچہ را
پیش او حاضر می شود وازان جملہ باب کہانت
بانواعہا وآن فن بغایت متسع است تارۃ
باحضار جن وتارۃ بغیر آن وازان جملہ
باب طلسم کہ قوای کواکب را در صورتے
بند می کنند وازان اشراف حاصل می شود
واعمال جوگ کہ بعضے ملاحظات جوگیہ اند ما صحیح
تمام است دراشراف وکشف مَنْ اَرَادَ تحقیق
ذٰلِكَ فَلْيَرْجِعْ اِلَى الْكُتُبِ هٰذِهِ الْفُنُوْنِ وہمت بستن

سمجھ لیا ہے۔ اس کی تفصیل سنیئے بڑی
کرامت دل کا حال معلوم کرنا یا ہونے
والی بات بتانی ہے سو بہت طرح
سے دریافت کر لیتے ہین علم نجوم و
رمل سے بھی معلوم کر لیتے ہین یہ
نہ سمجھو کہ نجوم مین جب تک ستارون
کے شمار نہ لکھین یا رمل مین جب تک
زائچہ نہو تو کچھ معلوم نہین کر سکتے
اسواسطے کہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ
نجومی نے جب خیال کیا کہ اس وقت
کون سی ساعت ہے ذہن مین سب
ستارون کا شمار آگیا اور نقشہ تصور
مین بندہ گیا اور اسی طرح رمال نے
جب کسی اونگلی کو لحیان دل مین
قرار دے لیا اور کسی اونگلی کو عقلہ
ذہن مین زائچہ موجود ہو گیا دوسرا
طریق کہانت ہے کہ کبھی حاضرات
جن سے کبھی سوا اُس کے۔ تیسرا
طریق طلسم ہے کہ قواے کواکب
کسی صورت مین بند کرنے سے
دریافت کرتے ہین اور بعضے
اعمال جوگیہ سے کشف
ہو جاتا ہے جس کا جی چاہے
اِن فنون کی کتابون مین دیکھ
لے کسی کام پر ہمت کرنی

وشارع بیان آن حاصل فرموده برائے خاص و
عام تفصیل این اجمال آنکہ نوع انسان بوجہی
مخلوق شده کہ جامع است میان قوۃ ملکیہ
وبہیمیہ وسعادت وے در تقویت ملکیہ است
وشقاوت وی در تقویت بہیمیہ وبوجہے
مخلوق شده کہ نفس وے رنگہائے اعمال و
اخلاق قبول کند و در جذر خود درآرد وبعد
موت آن را مستصحب سازد بمثل آنکہ بدن وے
کیفیات غذا را برمی دارد باخود مستصحب
می سازد ولہذا تخمہ وحمی وغیر آن مبتلا
می گردد وبوجہے مخلوق شده کہ می تواند
لحوق بحظیرۃ القدس وتلقی الہام از انجا کند
وآنچہ در حکم الہام ست واز تلقے سرور وبہجت
اگر بہ نسبت آن ملائکہ ملایمتے داشتہ باشد و
تلقے ضیق ووحشت اگر بہ نسبت ایشان
منافرتے کسب نموده بود بالجملہ چون نوع
انسان بوجہے واقع شده بود کہ اگر ایشان
را بایشان گذارند امراض نفسانیہ اکثر
افراد را الم رساند حضرت حق سبحانہ بمحض
فضل وکرم خود کارسازی ایشان کرد و
برائے ایشان یقین راه نجات نمود و ترجمان
لسان غیب کہ حضرت پیغامبر است صلی اللہ
علیہ وسلم از ایشان بدیشان فرستاد تا
نعمت تمام شود و ربوبیتے کہ اول مقتضی
ایجاد ایشان بود دیگر بار دست ایشان

اور شارع نے اُسکی اصل کا بیان فرمایا
ہے واسطے خاص وعام کے تفصیل اس اجمال
کی یہ ہے کہ نوع انسان قوت ملکیہ اور بہیمیہ دونوں
کی جامع ہے اور اُس کی سعادت ملکیہ
حاصل کرنے مین ہے اور شقاوت بہیمیت
کے تقویت مین ہے اور اس کا نفس
اخلاق واعمال کے رنگ قبول کر لیتا ہے
اور اپنے مین ملا لیتا ہے اور مرنے کے
بعد اپنے ساتھ لیجاتا ہے جیسے اِس کا
بدن غذا کی کیفیت کو قبول کر لیتا ہے
اور اپنے ہمراه کر لیتا ہے اِس جہت سے
مرض تخمہ اور تپ وغیرہ مین مبتلا ہو جاتا
ہے - اور یہ نفس انسان ایسا مخلوق ہوا ہے
کہ حظیرۃ القدس سے جا ملے اور وہان
سے الہام اور جو الہام کے حکم مین سرور
وبہجت ہی حاصل کرے اگر مکان پاک ملائکہ
سے مناسبت ہے اور اگر ملائکہ کی نسبت
منافرۃ ہے تو تنگی ووحشت عرض اگر نوع
انسان کو یونہی چھوڑ دیتے تو امراض نفسانی
اسکو بہت الم پہنچاتے حقتعالے نے اپنی
محض فضل وکرم سے اِس کی کارسازی
کی نجات کا رستہ دکھایا اور زبان غیب کے
ترجمان یعنی پیغامبرون کو بھیجا تا نعمت
پوری ہو اور شان ربوبیت جو پیدا
کرنے کی متقضی تھی پھر اُنکی دستگیری

نور عبادت و نسبت یاد داشت حاصل شد
بدان مواظبت نماید اگر درین فرصت عزیزی
را دریابد کہ صحبت او مفتاح جذب ست و تاثیر
صحبت او در مردمان در می گیرد باوے صحبت
دارد تا آنکہ حالت مطلوبہ ملکہ گردد بعد ازان
بگوشہ نشیند و بدان ملکہ مشغول باشد درین
زمانہ ہیچ کس نیست الا ماشاء اللہ کہ من جمیع
الوجوہ کمال داشتہ باشد اگر از یک وجہ کمال
دارد از وجہ دیگر عاطل ست پس از ہمان کمال
را حاصل باید کرد و از جہہ ہائے دیگر نظر باید پوشید
خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ نسبتہای صوفیہ
غنیمت کبریٰ ست و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد
این سخن بر بسیاری گران خواہد بود اما مرا کاری
فرمودند بر حسب آن می باید گفت در گفتہ زید و
عمرو تعریج نمی باید کرد **وصیت** دیگر باید
دانست کہ میان ما و اہل زمان اختلاف ست
صوفی منشان گویند کہ حاصل مطلوب فنا و
بقا و استہلاک و انسلاخ ست و مراعات معاش
و اقامۃ طاعات بدنیہ کہ شرع بدان وارد
شدہ برائے آن ست کہ ہمہ کس آن اصل
را نمی توانند بجا آورد وَمَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهُ
لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ و متکلمان گویند کہ غیر از
آنچہ شرع بدان وارد شدہ چیزے
مطلوب نیست و ما می گوئیم مطلوب باعتبار
صورت نوعیہ انسان بجز شرع نیست

جب عبادت کا نور و یاد داشت کی نسبت حاصل
ہوجاۓ اُسپر مستقیم رہے اس عہد مین اگر کوئی رنگ ایسا جسکی صحبت
حاصل ہو اور اُسکی صحبت کے لوگون مین تاثیر ہو
اُس کی صحبت اختیار کرے کہ یاد داشت
و دوام حضور کا ملکہ ہو جاۓ پھر ایک
گوشہ مین بیٹھ جاوے اُس ملکہ
مین مشغول ہو اس زمانہ مین کوئی
ہمہ وجوہ صاحب کمال نہین الا ماشاء
اللہ اگر ایک وجہ سے کامل ہے تو
دوسری وجہ سے خالی ہے اس سے
وہی کمال حاصل کرے دوسری وجہ
سے غرض نرکھے یعنے صاف کو لے لے
گرد آلودہ کو چھوڑ دے صوفیونکی نسبتین تو
بہت بڑی غنیمت ہین مگر رسمین کچھ کام
کی نہین میرا یہ کہنا بہت لوگون کو ناگوار
ہوگا لیکن جو مجھے فرمایا ہے اسی موافق
کہنا چاہیے زید و عمرو کے کہنے پر لنگر آنہ
بنجانا چاہیے **وصیت** معلوم کرنا چاہیے
کہ ہم مین اور اہل زمانہ اختلاف ہے اسلیے
کہ صوفی منش تو یہ کہتے ہین کہ اصل مطلب
فنا و بقا و استہلاک ہے شرع مین جو رعایت معاش
و عبادت بدنیہ کی ہے اسلیے ہے کہ وہ فنا و بقا ہر ایک
سے ادا نہین ہو سکتی اور متکلمین یہ کہتے ہین کہ جو
شریعت مین آیا ہے بس وہی مطلوب ہے اور ہم کہتے ہین
کہ انسان کی صورت نوعیہ کے اعتبار سے شریعت ہی ہے

نباید ساخت درین مسئله دو صنف خطا کرده اند
قومی گمان می کنند که ایشان باہم سینہ صاف بودند
وهرگز مشاجرات میان ایشان نگذشته و این ہم صرف
است زیرا که نقل مستفیض شاہد ہست بر مشاجرات ایشان
وانکار این نقل مستفیض نمی توان کرد و قومی چون
این چیزہا بدیشان منسوب دیدند زبان بطعن
ولعن کشادند و درهلاک افتادند برین فقیر
ریخته اند که اگرچه اصحاب معصوم نبودند واز
بعض عوام ایشان ممکن که چیزہا بوجود آمده باشد
که اگر از دیگران مثل آن بوجود آید مورد طعن
وجرح گردد اما ماموریم بکف لسان از مساوی
ایشان وممنوعیم از سب وطعن ایشان تعبداً
برای مصلحتی وآن مصلحت آن ست که اگر فتح
باب جرح درایشان شود روایت از حضرت پیغامبر
صلی الله علیه وآله وسلم منقطع گردد ودر انقطاع
روایت برہم شدن ملت است وچون روایت
از ہر صحابی بر داشته می شود اکثر احادیث مستفیض
باشند وتکلیف امت بجهت قائم گردد وجرح بعض
در آن نقل خلل نکند این فقیر از روح پرفتوح
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم سوال کرد که حضرت
چه میفرمایند درباب شیعه که مدعی محبت اہلبیت اند و
صحابه را بدمی گویند آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم
بنوعی از کلام روحانی القا فرمودند که مذہب ایشان
باطل ست وبطلان مذہب ایشان از لفظ امام معلوم
می شود چون ازان حالت افاقت دست داد

اس مسئلہ میں دو گروہ نے خطا کی ہے ایک کا
گمان ہے کہ سب اصحاب باہم سینہ صاف
تھے ان میں کبھی کچھ جھگڑا نہیں ہوا یہ
صرف وہم ہے دوسرے گروہ نے جو ان
کی مشاجرات دیکھی وہ طعن ولعن سے
پیش آئے اور ہلاکت میں پڑے - اس
فقیر کے دل میں یوں ڈالا ہے کہ اگرچہ اصحاب
معصوم نہ تھے اور ممکن ہے کہ بعضے عوام
سے ایسا کچھ ہوا کہ جو کوئی اور کرتا تو مورد
لعن وطعن ہوتا مگر ہمکو حکم ہے کہ ان کے
برائی زبان پر نلائیں اور بے ادبی سے
پیش نہ آئیں اور اس میں مصلحت ہے وہ یہ
اگر ان پر جرح کرنے لگیں تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت منقطع
ہوتی ہے اور جب روایت منقطع ہوئی تو
دین برہم ہوگیا - ہر صحابی سے جب روایت لیجاوے
تو اکثر حدیثیں مستفیض ہونگی اور امت کے لئے حجت
قائم ہوگی اسمیں بعضے کے جرح سے نقل
میں خلل نہیں ہونیکا - اس فقیر نے روح
پرفتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سوال کیا کہ شیعہ اہل بیت کی محبت کا دعوی
کرتے ہیں اور صحابہ کو برا کہتے ہیں ان کے باب میں کیا
ارشاد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کلام روحانی سے القا کیا انکا مذہب باطل ہے اور انکے
مذہب کا باطل ہونا لفظ امام سے معلوم ہوتا ہے جب فقیر کو اس حالت سے افاقہ ہوا

ایشان گفته باشد پس صورت نوعیه بلسان حال شرع
را از مبدأ فیاض دریوزه کرده و حکم آن لازم
است جمیع افراد نوع را بحکم سریان صورة
نوعیه در ایشان و خصوصیة افراد را در آن جا
دخلے نیست و فنا و بقا استهلاک و غیر اینها
مطلوب اند باعتبار خصوصیة افراد زیرا که
بعض افراد در غایت علو و تجرد مخلوق می شوند
و خدای تعالی اینها را براه ایشان دلالت
می فرماید و آن حکم نوامیس نیست بلکه بلسان
حال این فرد از جهة خصوصیت فردیت تقاضائے
آن گروه و کلام شارع هرگز بران معانی محمول
نیست نه صریحاً و نه اشارةً آرے قومے این
مطالب را از کلام شارع فهمیده اند مثل آنکه
قصهٔ لیلی و مجنون شنود و هر سخنی را بر سرگذشت
خود حمل نماید و آن را در عرف ایشان اعتبار گویند
بالجمله افراط در مقدمات انسلاخ و استهلاک و
مشغول شدن هر کس و ناکس بآن داء عضال
است در ملت مصطفویه خدا رحم کناد کسی را که
سعی در اخمال آنها کند گو بحسب بعضی استعدادات
اصلی داشته باشد هر چند این سخن بر بسیاری
از صوفیه زمان دشوار خواهد بود اما مرا کارے
فرموده اند بحسب آن می گویم با زید و عمرو کارے
نیست **وصیت** دیگر آنکه در حق اصحاب آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم اعتقاد نیک باید داشت
و زبان بجز مناقب ایشان جارے

کرے صورت نوعیہ انسان نے زبان حال
سے درگاہ مبدأ فیاض سے شرع کو مانگا
پس حکم شرع کا جمیع افراد پر لازم ہے
صورت نوعیہ کے سب مین سریان کے
سبب خاص و عام سب پر شرع کا حکم
ضرور ہے کسی فرد کے خصوصیت کو دخل نہین
اور فنا و بقا و استہلاک وغیرہ باعتبار خصوصیت
افراد کے مطلوب ہے اسواسطے کہ بعضے افراد
و نہایت علو و تجرد مین مخلوق ہوتی ہین
اور خدا ان کے راہ ان کو دکھا دیتا ہے وہ حکم شرع
نہین بلکہ انکی زبان حال نے بسبب خصوصیت
و فردیت کے اس کا تقاضا کیا ہے شارع
کا کلام ہرگز اس معانی پر محمول نہین نہ صریحاً
نہ اشارةً - ہان مگر کچھہ لوگون نے شارع کے
کلام سے یہ مطلوب سمجھہ لیا ہے جیسے کوئی لیلی مجنون
کا قصہ سُنے اور اوسکی سرگذشت خیال کرے
ان کے عرف مین اسے اعتبار کہتے ہین خلاصہ
یہ کہ فنا و بقا و استہلاک کے مقدمات مین افراط کرنا
ہر کس و ناکس کا اسمین مشغول ہونا شرع شریف مین ایک
مرض سخت ہے خدا تعالے اُسپر رحم کرے جو اس مرض کے کہونے
مین کوشش کرے گو بحسب بعض استعداد اصل ہی ہو
ہرچند یہ کلام بہت صوفیونکو اس زمانہ کے ناگوار ہوگا
لیکن مجھے جو کام بتا دیا ہے مین اسکے موافق کہتا ہون کسی زید
عمرو سے کچھہ مطلب نہین وصیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی اصحاب سے اعتقاد نیک رکھے انکی تعریف و توصیف کے سوا زبان سے کچھہ نہ نکالے

از جای آن مطلع سازند چون قدرت بزبان عربی
یافت موطا بروایت یحیی ابن یحیی مصمودی بخوانانند
وہرگز آن را معطل نگذارند کہ اصل علم حدیث است
وخواندن آن فیضہا دارد ومارا سماع جمیع آن مسلسل است
بعد ازان قرآن عظیم درس گویند بآن صفت کہ صرف
قرآن بخوانند بغیر تفسیر وترجمہ گوید ودر آنچہ مشکل باشد در
نحو یا در شان نزول متوقف شود وبحث نماید وبعد
فراغ از درس تفسیر جلالین بقدر درس بخوانند درین
طریق فیضہا است بعد ازان در یک وقت کتب حدیث بخوانند
باشد از صحیحین وغیر آنہا وکتب فقہ وعقائد وسلوک در
یک وقت کتب دانشمندی مثل شرح ملا جامی وقطبی وغیر آن
الی ماشاء اللہ اگر میسر آید کہ مشکوۃ را یک روز بخوانند وروز
دیگر شرح طیبی بقدر آنچہ روز اول خواندہ است بخوانند
خیلے نافع است **وصیت دیگر** ما مردم غریبیم کہ در دیار
ہندوستان آبای ما بغربت افتادہ اند وعربیت نسب وعربیت
لسان ہر دو فخر ما است کہ ما را بسید الاولین والآخرین وافضل
انبیا ومرسلین وفخر موجودات علیہ وعلی آلہ الصلوات
والتسلیمات نزدیک می گرداند شکر این نعمت عظمی
آنست کہ بقدر امکان عادات ورسوم عرب اول کہ
منشاء آنحضرت است صلی اللہ علیہ وسلم از دست ندہیم
ورسوم عجم وعادات ہنود را درمیان خود نگذاریم
اَخْرَجَ الْبَغَوِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ اَتَانَا
کِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَنَحْنُ
بِاَذْرَبِیْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ اَمَّا بَعْدُ فَاتَّزِرُوْا وَارْتَدُوْا
وَانْتَعِلُوْا وَاَلْقُوا الْخِفَافَ وَاَلْقُوا السَّرَاوِیْلَاتِ وَعَلَیْکُمْ

مطلع کرے جب عربی زبان کی قدرت ہوجائے
موطا بروایت یحیی ابن یحیی مصمودی کی پڑھاوین
اسے ہرگز نہ چھوڑین کہ علم حدیث کی اصل ہے
اُس کے پڑھنے مین بہت فیض ہے اور ہمین اسکا
سماع مسلسل ہے پھر قرآن عظیم اس طرح
پڑھاوین کہ صرف ترجمہ بغیر تفسیر کے مگر جہان
شان نزول یا قاعدہ نحو مین مشکل ہو وہان
ٹھیر جاوین اور بحث کرین بعد اسکے تفسیر
جلالین بقدر درس پڑھاوین اس طریق مین
بہت فیض ہے بعد اسکے ایک وقت کتب
حدیث پڑھین صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہ
اور کتب فقہ اور عقائد وسلوک دوسرے
وقت کتب دانشمندی مثل شرح ملا جامی و
قطبی وغیرہ الی ماشاء اللہ اور جو ہوسکے
ایک روز مشکوۃ دوسرے روز شرح
طیبی اُسی قدر پڑھین تو بہت نفع ہوگا
وصیت (۷) ہم لوگ مسافر ہین
کہ ہمارے آبا ہندوستان مین مسافرانہ
آگئے۔ عربی نسب عربی زبان دونون
سے ہمکو فخر ہے کہ ہم کو سید الاولین و
آخرین افضل انبیاء ومرسلین کے تقرب
کا موجب ہین۔ اس نعمت عظمے کا یہ
شکر ہے۔ کہ اول حتے الامکان عرب
عادات ورسم نہ ترک کرین وعجم کی رسم وہنود
کی عادتین ہرگز نہ اختیار کرین کہ منشاء رسول اللہ

در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ امام باصطلاح
ایشان معصوم مفروض الطاعۃ منصوب للخلق ست
و وحی باطنی در حق امام تجویز می نمایند پس در حقیقت
ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم را خاتم الانبیا می گفتہ باشند و چنانکہ در حق
اصحاب اعتقاد نیک باید داشت ہمچنان در حق
اہلبیت معتقد باید بود و صالحین ایشان را
بمزید تعظیم تخصیص باید کرد قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ
شَيْءٍ قَدْرًا۔ این فقیر را معلوم شدہ است کہ ائمہ
اثنا عشر رضی اللہ عنہم اقطاب نسبتے بودہ اند از
نسبتہا و رواج تصوف مقارن انقراض ایشان
پیدا شد اما عقیدہ و شرع را بجز از حدیث پیغامبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نتوان گرفت قطبیت ایشان
امری است باطنی بتکلیف شرعی کار ندارد و نص و
اشارہ ہر یکی بر متاخر باعتبار ہمان قطبیہ است
و امور امامت کہ می گفتند راجع ہمان ست کہ
بعض مخلص یاران خود را بران مطلع می ساختند
پس از زمانی قومی تعمق کردند و قول ایشان را
بر محلی دیگر فرود آوردند واللہ المستعان ؛
وصیت دیگر طریق تعلیم علم چنانکہ تجربہ محقق
شدہ آن است کہ نخست رسائل مختصر صرف و
نحو درس گویند سہ سہ نسخہ از ہر یکی یا چہار چہار
بقدر ذہن طالب بعد ازان کتابی از تاریخ یا
حکمت عملی کہ بزبان عربی باشد آموزند و دران
میان بر طریق تتبع کتب لغت و بر آوردن مشکل

لفظ امام مین تامل کیا معلوم ہوا کہ انکی اصطلاح مین
اسکو امام کہتے ہین جو معصوم مفروض الطاعت منصوب
للخلق ہو اور امام کے حق مین وحی باطنی تجویز کرتے ہین
پس حقیقت مین ختم نبوت کے منکر ہین اگرچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو زبان سے خاتم الانبیا
کہین۔ اور جیسا کہ اصحاب رسول اللہ سے
اعتقاد نیک رکھے ایسا ہی اہلبیت کے ساتھ
اعتقاد نیک رکھے ان مین جو صالحین ہون
ان کی بہت تعظیم کرے۔ یعنے اللہ تعالی نے ہر شے
کے لئے اندازہ رکھا ہے۔ اس فقیر کو معلوم ہوا ہے
کہ بارہ امام رضی اللہ تعالی عنہم ایک نسبت کے
قطب ہوئے ہین اور انکی رحلت کی قربت سے تصوف کا
رواج ہوا ہے لیکن عقیدہ شرع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے لیا جائیگا اماموں کی قطبیت
ایک باطنی امر ہے تکلیف شرعی سے اسے کچھ علاقہ نہین
اور نص و اشارہ ہر ایک کا اپنے متاخر پر اسے قطبیت سے
ہے اور امور امامت بھی اسی طرف راجع ہین کہ
اپنے بعضے خالص یارون کو اس پر مطلع کیا ہے
بعد ایک زمانہ کے کچھ لوگون نے غور کی اور انکے
کلام کو دوسرے طور پر بیان کیا **وصیت**
طریق تعلیم علم تجربہ سے ایسا ثابت ہوا ہے کہ پہلے
صرف و نحو کے تین تین چار چار مختصر رسالے جیسا
ذہن طالب کا ہو پڑہاوے۔ بعد اسکے کوئی کتاب
تاریخ یا حکمت عملی کی جو عربی زبان مین ہو
سکہاوے اور بطریق تتبع ساتھہ لغت کے اور مشکل علمو

خدا تعالی رحمت کناد بر آن کس که این عادت
شنیعه را متلاشی سازد و اگر ممکن نباشد
که از عموم ناس مرتفع شود در میان قوم
خود اقامت این عادت عرب باید کرد
و اگر این نیز ممکن نباشد این عادت
را قبیح باید دانست و بدل دشمن آن
باید بود که ادنی مراتب نهی منکر همین
است **وصیت** دیگر از عادات شنیعه ما مردم
آن است که مهر بسیارے معین کنند آنحضرت
صلی الله علیه وسلم که شرف ما در دین و دنیا
با آن حضرت صلی الله علیه وآله وسلم
منتهی مے شود مهر اهلبیت خود که بهترین
مردم اند دوازده اوقیه ونش مقرر
فرموده اند و آن پانصد درم است
وصیت دیگر از عادات شنیعه ما
مردم اسراف است در افراح و رسوم
بسیار در آن مقرر کردن آنچه آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم در شادی ها
مقرر فرموده اند دو شادی است
ولیمه و عقیقه این هر دو را باید گرفت و غیر
آن را باید گذاشت یا اهتمام و التزام آن
نباید کرد **وصیت** دیگر از عادات شنیعه
ما مردم اسراف است در ماتمها و سوم و چهلم
و ششماهی و فاتحه سالینه و این همه را در
عرب اول وجود نبود مصلحت آنست که غیر تعزیت

جلتا نہ اس پر رحمت کرے اگر اوس کو ان
سے نہ چھوڑا سکے تو اپنی قوم سے
دور کرے نہیں تو اپنے کنبے میں عادت
عرب جاری کرے بمجبوری یہ بھی نہ کر سکے
تو اس عادت کو بہت برا جانے اور دل
سے دشمن ہو کہ نہی منکر کا یہ ادنی درجہ
ہے **وصیت** (۸) اور ہم لوگوں کی
ایک یہ بڑی عادت ہے کہ مہر بڑا بڑا
باندھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے جن پر ہمارے دین و دنیا
کا شرف منتہی ہوتا ہے اہلبیت کا مہر
بارہ اوقیہ ونش مقرر فرمایا جس کے
پانسو درم ہوئے **وصیت** (۹) اور
ہماری ایک بری عادت یہ ہے کہ خوشی
میں اسراف بہت کرتے ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شادیاں
مقرر فرمائی ہیں ایک ولیمہ اور دوسری
عقیقہ یہی دونوں اختیار کرے اور سوا
انکے یا ان کو اپنے پر لازم نہ سمجھے
اور اوسکا اہتمام نہ کرے **وصیت** (۱۰)
اور ہم لوگوں کی یہ بری عادت ہے
کہ غمی میں اسراف کرتے ہیں سیوم
اور چہلم و ششماہی و فاتحہ سالینہ
یہہ رسم اول عرب میں کبھی نہی
مصلحت یہہ ہے کہ میت کے

بلباس ابیکم اسمٰعیل وایاکم والتنعم
وزی العجم وعلیکم بالشمس فانہا حمام
العرب وتمعددوا واخشوشنوا واخلولقوا
القفائد واعطوا الرکب وانزوا
نزوا وارموا الاغراض وفی روایۃ
وانزوا علی ظہور الخیل نزوا وا
یعنی چون عرب براے جہاد باطراف عجم
منتشر شدند حضرت عمر رضی اللہ عنہ ترسیدند
کہ رسم عجم را اختیار کنند و رسم عرب را ترک
نمایند پس بدیشان نامہ نوشتند کہ ازار بندید
وچادر پوشید ونعل پوشید وبگذارید
موزہا را وبگذارید شلوارہا ولازم گیرید
لباس پدر خود اسمعیل را وخود را دور
دارید از تنعم وہیئت عجم ولازم گیرید
نشستن در آفتاب ہر آئینہ آفتاب حمام
عرب است وبرسم قوم معد باشید و
درشت لباس باشید وسخت گزران
باشید وکہنہ پوشی خو کنید وتناول
کنید شتران را یعنی بگیرید ورام سازید
وجست کردہ سوار شوید بر اسپان وتیر
اندازید نشانہا یکی از عادات شنیعہ
ہنود آنست کہ چون شوہر زنے بمیرد نگذارند
کہ آن زن شوہر دیگر کند واین عادت اصلاً
در عرب نبود نہ قبل از آن حضرت ونہ در زمان
آنحضرت ونہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یعنے جب عرب جہاد کے واسطے عجم
مین آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ
کو خوف ہوا کہ مبادا عرب لوگ عجم
کی رسم اختیار کرین اور عرب کے
دستور ترک کر دین اس لیے آپ نے
ان کو نامہ لکھا کہ ہمت باندھو اور چادر
اوڑھو اور نعلین پہنو۔ موزے چھوڑ دو
اور پاجامہ نہ پہنو۔ اپنے باپ اسمعیل
علیہ السلام کا لباس اختیار کرو اور
ناز ونعمت وہیئت عجم سے دور رہو
اور دہوپ مین بیٹھا کرو کہ آفتاب
عرب کا حمام ہے اور قوم معد کی رسم
پر رہو۔ معد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
کے اجداد مین ہین موٹا کپڑا اور سخت گزران
اور پرانا کپڑا پہننا اختیار کرو اور
اونٹنیون کو کہلاؤ یعنے ان پر سوار
ہوا کرو اور گھوڑون پر اچھل کر سوار
ہوا کرو اور تیر اندازی کیا کرو۔
ہندون کی ایک یہہ بھی بری
عادت ہے کہ بیوہ کی شادی نہین
کرتے یہہ بری عادت عرب مین
نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے پہلے تھی نہ آپ کے زمانہ
مین نہ بعد مین۔ جو شخص اس
عادت کو مٹائے خدائے تعالے

رسالہ دانشمندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ملہم الحکم ومجزل النعم والصلوۃ والسلام علی افضل من اوتی الکتاب و افضل الخطاب وعلی آلہ واصحابہ الذین بلغوا شرایع الدین وبینوا لنا ما یحصل الیقین اما بعد می گوید فقیر ولی اللہ بن عبد الرحیم این بندہ فن دانشمندی از والد خود کسب نمودہ وایشان از میر محمد زاہد بن قاضی اسلم ہروی وایشان از ملا محمد فاضل و ایشان از ملا یوسف قراباغی وایشان از میرزا جان وایشان از ملا محمود شیرازی وایشان از ملا جلال الدین دوانی وایشان از والد خود ملا اسعد بن عبد الرحیم واز ملا مظہر الدین گازرونی وایشان ہردو از ملا سعد الدین تفتازانی واز سید شریف جرجانی وایشان از قطب الدین رازی وایشان و ملا سعد الدین تفتازانی ہرد واز قاضی عضد وایشان از ملا زین الدین وایشان از قاضی بیضاوی وایشان را سندی است تا شیخ ابو الحسن اشعری در کتب تاریخ مشہور و معروف بالجملہ فقیر باین سند اخذ کردہ فن دانشمندی وعلم کلام واصول ہمہ مخلوط باہم ورجال این سند ہمہ مصنفین محققین مشغول

ترجمہ اردو رسالہ دانشمندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفین اُس اللہ کو ہین جو دلون مین حکمتین ڈالنے والا اور نعمتین پوری کرنے والا ہے اور درود وسلام افضل انبیا اور اُنکی آل واصحاب پر جنہون نے دین کے طریقے ہم تک پہونچائے اور ہمارے لئے ایسی باتین بیان کین جن سے ہمکو یقین حاصل ہو بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہے فقیر ولی اللہ بن عبد الرحیم کہ بندہ نے فن دانشمندی اپنے والد سے حاصل کیا اور اُنہون نے میر محمد زاہد بن قاضی اسلم ہروی سے اور اُنہون نے ملا محمد فاضل سے اور اُنہون نے ملا یوسف قراباغی سے اور اُنہون نے میرزا جان سے اور اُنہون نے ملا محمود شیرازی سے اور اُنہون نے ملا جلال الدین دوانی سے اور اُنہون نے اپنے والد ملا اسعد بن عبد الرحیم اور ملا مظہر الدین گازرونی سے اور ان دونون نے ملا سعد الدین تفتازانی اور سید شریف جرجانی سے اور اُنہون نے قطب الدین رازی سے اور اُنہون نے اور ملا سعد الدین تفتازانی دونون نے قاضی عضد سے اور اُنہون نے ملا زین الدین سے اور اُنہون نے قاضی بیضاوی سے اور انکی سند شیخ ابو الحسن اشعری تک پہونچتی ہے کتب تاریخ مین مشہور معروف ہے الغرض اس فقیر نے اس سند سے فن دانشمندی اور علم کلام اور علم اصول ملا جلا حاصل کیا اور رجال اس سند کی سب مصنف اور محقق مشغول

وارثان میت تا سہ روز و اطعام ایشان
یک شبان روز رسمے نباشد بعد سہ روز
نساء قبیلہ جمع شوند و طیب در ثیاب نساء
میت استعمال کنند و اگر زوجہ است بعد
انقضائے عدت قطع اعداد نماید سعید از
ما کسے است کہ بلسان عرب و صرف و نحو
و کتب ادب مناسبت پیدا کند و حدیث
و قرآن را ادراک نماید اشتغال بکتب
فارسیہ و ہندیہ و علم شعر و معقول و ہر چہ
ضروریہ پیدا کردہ اند و ملاحظہ تاریخہائے
ماجریات ملوک و مشاجرات اصحاب ہمہ ضلالت
در ضلالت است و اگر رسم زمانہ مقتضی اشتغال
بآن گردد این قدر خود ضرور است کہ این
علوم دنیا اند و ازان متنفر باشد و استغفار
و ندامت کند و ما را لابد است کہ بحرمین محترمین
رویم و روئے خود را بر آن آستانہائے
مالیم سعادت ما این است و شقاوت ما در
اعراض ازین **وصیت** دیگر در حدیث
شریف آمدہ است وَمَنْ اَدْرَکَ
مِنْکُمْ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَلْیَقْرَأْ
مِنِّی السَّلَامَ این فقیر آرزوئے تمام دارد
اگر ایام حضرت روح اللہ دریابد اول کسیکہ تبلیغ سلام
کند من باشم و اگر من آن را نہ دریافتم ہر کسیکہ از اولاد یا اتباع
این فقیر زمان بہجت نشان آنحضرت دریابد حرص تمام کند در
تبلیغ سلام تا کتیبۂ آخرہ از کتاب محمدیہ ما باشیم ؛

وارثان کے تین دن تک تعزیت کریں اور ایک
رات دن انکو کھانا دیوے بعد تین دن کے
کنبے کی عورتین جمع ہون اور میت کے کنبے
کی عورتون کے کپڑون مین خوشبو لگائین
اگر میت کی بیوی ہے تو عدت کے بعد سوگ
ترک کرے نیکبخت ہم مین وہ شخص ہے کہ عربی
زبان اور صرف و نحو و کتب ادب سے مناسبت
پیدا کرے اور حدیث و قرآن حاصل کرے سوا اسکے
کتب فارسیہ اور ہندیہ اور علم شعر و علم معقول
وغیرہ جو ضروریہ نکالے ہین اور بادشاہون
کی تاریخین و اصحاب کے نزاعین انکا دیکھنا
گمراہی در گمراہی ہے جو مقتضائے زمانہ کی رسم سے انکو
دیکھے ہی تو اتنا ضرور جانے کہ یہ علم دنیا ہے اس
سے نفرت کرے اور استغفار و پشیمانی اور ہمکو
ضرور ہے کہ حرمین محترمین مین حاضر ہون
اور ان آستانون پر اپنا منھہ ملین ہماری
سعادت اسی مین ہے اور شقاوت اس سے
روگردانی مین **وصیت** حدیث شریف مین
آیا ہے من ادرک منکم عیسی ابن مریم فلیقرأ منی السلام
اس فقیر کو بڑی آرزو ہے کہ اگر حضرت
روح اللہ کا زمانہ پاوے تو سب سے پہلے سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا پہنچائے جو مجھکو وہ زمانہ نصیب نہو تو جو میری
اولاد و اتباع سے اس زمانہ مین ہو وہ
بہت آرزو سے تبلیغ سلام رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کرے آخر لشکر ہائے محمدیہ کے ہم ہون ؛

دوم آنکه عزیزان نامبرده را که عمده در دانشمندی
ایشان در خیال ایشان فنون دانشمندی را
مخلوط با علم کلام و اصول وغیر آن ساخته اند
و بسا است که طالب تمیز فنون دانشمندی از این
علوم نکند و آن همه هیئة اجتماعیه را علم انگارد
چنانکه حال اکثر خام طمعان اهل زمانست پس
نه علم را نیک احاطه کند بسبب انتشار اطراف و
قطر او و نه دانشمندی نیک ورزد بسبب عدم
انتقال ذهن باین تتمه فنون جدا و متمیز از علم پس
چون این قاعده را یاد گیرد در ذهن او از فنون
دانشمندی امرے جامع محدود و متمیز پیدا شود و
با دنی عنایت در هر موضع صرف نماید مسائل علم جدا
ادراک کند و از هر جانب بآنها محیط شود وَمَا أُرِيدُ
إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ
باید دانست که مدرس عالم چون خواهد که شاگردان
خود را کتابے از کتب علوم درس گوید بطریق درایت
و تحقیق لابد است او را از رعایت پانزده چیز و همچنین اگر
شخصے خواهد که شرح کتابے بکند لابد است او را محافظت
بر این امور اول ضبط شکل یعنی اسماء و افعال که در عبارت
واقع شده هست اگر محل اشتباه باشد حرکات و سکنات
او را بیان نماید همچنین اعجام و اهمال حروف بیان
کند تا از تصحیف محفوظ ماند خطی و چه تصحیف لفظی
دوم شرح غریب یعنی اگر لفظے قلیل الاستعمال که
معنی آن نزد مستعمل شاگردان مفهوم نیست واقع
شود بیان او حسب لغت و اصطلاح نماید سوم

دوسرے یہ کہ عزیزان نامبردہ کہ جو اعلی
درجہ کی فن دانشمندی وغیرہ مین کامل ہین انہون
نے فنون دانشمندی کو علم کلام و اصول وغیرہ کے
ساتھ مخلوط کر دیا ہے بسا اوقات طالب تمیز فنون
دانشمندی کی ان علوم سے نہ کریگا اور اس
ہیئت اجتماعیہ کو علم واحد سمجھیگا جیسا کہ اس زمانہ
کی اکثر خام طمعون کا حال ہے پس نہ علم ہی کا
اچھی طرح احاطہ کر سکتا ہے کیونکہ اسکے نظر مین
اطراف علم منتشر ہین نہ دانشمندی ہی اچھی طرح
سے حاصل کر سکتا ہے کیونکہ ذہن اسکا نہین پہنچا
تتمہ فنون جدا اور متمیز علم سے پس اس قاعدہ کی
ضبط کرنے کے بعد اسکے ذہن مین ایک امر جامع محدود
متمیز پیدا ہو کہ جس جگہ تھوڑی سی توجہ کرے مسائل علم
علحدہ معلوم کرے اور ہر پہلو سے اُن پر
محیط ہو اور نہین ارادہ کرتا ہون مین مگر اصلاح کا
حسب استطاعت اور نہین ہے توفیق میری مگر ساتھ
اللہ کے جاننا چاہیے کہ عالم آدمی جب چاہے کہ شاگرد
کسی کتاب کا کتب علم سے درس دے درایت و تحقیق کے ساتھ تو اسکو
چاہیے کہ پندرہ باتون کی رعایت ضرور کرے اور ایسے ہی جو شخص شرح لکھنے کا
ارادہ کرے اسکو بھی ان امور کی محافظت لازم ہے اول ضبط شکل
یعنی جو اسما افعال عبارت میں واقع ہوئے ہین اگر محل اشتباہ ہو حرکات
و سکنات انکی بیان کرے اور ایسے ہی حرف کا نقطہ دار یا بے نقطہ ہونا
کہے تاکہ تصحیف خطی یا لفظی سے محفوظ رہے دوسرے شرح غریب
یعنے اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال کہ جسکے معنے نہ سمجھے ہوں شاگرد
تو بیان کرے اسکا اور بیان اسکا باعتبار لغت و اصطلاح کے کرے تیسرے

بہ تصنیف و درس بودند الا والد فقیر کہ بسبب اشتغال باشغال قلبی بہ شغل تصنیف و اکثار درس نپرداختند بخاطر فاتر گذشت کہ فن دانشمندی را قاعدہ نہند و بر اہل عصر آن قاعدہ را جلوہ دہد اگر گوئی از دانشمندی چہ چیز ارادہ می کنی گویم کتاب دانی ارادہ می کنم و آن بر سہ مرتبہ می باشد یکی آنکہ مطالعہ کند کتاب را و حقیقت آن را بوجہ تحقیق دریابد دوم آنکہ درس گوید و حقیقت آن را بشاگردان بفہماند سوم آنکہ شرح یا حاشیہ بر آن بنویسد و در کشف حقیقت آن مبالغہ نماید اگر گوئی فائدہ ضبط قاعدہ کہ آن را بیان می کنی و حفظ آن و تحقیق آن چیست گویم دو فائدہ دارد یکی آنکہ طریق مطالعہ کتاب بداند و این مطالعہ اکثر احوال صائب باشد تفصیل این اجمال آنکہ چون این طالب بعض مقدمات فن دانشمندی مانند صرف و نحو لغت و غیر آن یاد گرفتہ باشد بعد ازان مطالعہ کتابے پیش گیرد و شرح آن کتاب را پیش نظر دارد و استاد مشفق او را بر این قواعد کلیہ آگاہی بخشد و بعد ازان در ہر موضع بر نکتہ کلام شارح مطلع سازد بسبب قرین سلیقہ فہم کتاب پیدا شود و شک نیست کہ احاطہ بجزئیات و انشا مثل آنہا بعد احکام کلیات سہل تر میباشد مانند معرفت عروض بنسبت کسیکہ ممارست دواوین شعرا می کند و انشاد شعر میکند

تصنیف اور تدریس مین تھے مگر میرے والد کہ بسبب مشغول ہونے ساتھہ اشغال قلبی کے شغل تصنیف اور کثرت تدریس مین مشغول نہوئے۔ دل مین آیا کہ فن دانشمندی کا قاعدہ معین کرکے اہل عصر پہ اُس قاعدہ کا اظہار کرے۔ دانشمندی سے کیا مراد ہے کتاب دانی اور اسکے تین مرتبہ ہین ایک یہ کہ کتاب کا مطالعہ کرے اور تحقیق کے ساتھہ اوسکی تہ کو پہونچے دوسرے پڑہاوے اور شاگردون کو حقیقت کتاب سے آگاہ کرے تیسرے یہ کہ کتاب کی شرح یا حاشیہ لکھے اور اوسکی وضاحت مین سعی بلیغ کرے یہہ قواعد جو بیان کیے جاتے ہین انکی تحقیق و ضبط سے فائدہ کیا ہے۔ دو فائدے ہین۔ ایک یہ کہ طریقہ کتاب کے مطالعہ کا جانے اور یہ مطالعہ اکثر حالتو مین صائب ہوتا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب طالب بعض مقدمات فن دانشمندی کے مثل صرف و نحو و لغت وغیرہ ضبط کرکے بعد کسی کتاب کا مطالعہ کرے اور اسکی شرح پیش نظر رکہے اور استاد شفیق اُس کو ان قواعد کلیہ پر آگاہ کرے اور اس کو ہر جگہہ شارح کے کلام کے نکتہ سے مطلع کرے اس سلیقہ سے کتاب کے سمجہہ پیدا ہو جاوے گی اور اس مین شک نہین ہے کہ احاطہ جزئیات اور انشا وغیرہ کا بعد احاطہ احکام کلیات کے بہت آسان ہوتا ہے مثلاً معرفت عروض بنسبت اُس شخص کے کہ جسکو دواوین شعر سے مناسبت ہے اور جو شعر کہتا ہے

مصنف هر دو جا اختلاف دارد شود حل آن جمعًا
نماید خواه اختلاف در هر دو بدلالت مطابقی
باشد یا یکی مطابقی و دیگر تضمنی و یا التزامی
یازدهم دفع شبہات ظاہر الورود مثلاً آنچہ
در تعریفات ممنوع ست مثل استدراک در تعریف
الشئ بالاخفی و عدم جمع و منع یا آنچہ در دلائل
منع است مانند جزئیہ کبری یا مخالفت مصنف
کلام آورد در بادی رای شاگردان بنظر می آید
یا مناظرہ او بر قاعدہ مناظرہ نشست نمی خورد
عنایت نمودہ دفع آن نماید دوازدهم بیان
حوالہ جائیکہ حوالہ کردہ باشد و بیان وجہ نظر
جائیکہ گفتہ است و فیہ نظر و بیان سوال مقدر
جائیکہ بآن اشارہ نمودہ باشد سیزدہم
ترجمہ عبارت کتاب بلغت شاگردان اگر لغت
ایشان مخالف لغت کتاب باشد چہاردهم
تنقیح توجیہات و تعیین اصوب آنہا یعنی اگر درین
امور دوگانہ رای مدرسین و شراح مختلف شود
جمعی بوجہی شرح غریب کنند و جمعی بوجہی دیگر
و نزاعی در میان توجیہات بہم آید تنقیح آن توجیہات
و تعیین بہترین آنہا نماید و ہم درین قیاس باید ضبط
مشکل و حل مشکل و غیر آن را پانزدہم سہولت تقریر
یعنی این صنائع دوازدہ گانہ ادا نماید بعبارت
واضح موجز قریبہ بذہن سہل التناول و از جملہ
است مزاج یعنی عبارت مصنف را با عبارت خود
بوجہی مخلوط سازد کہ مجموع متسق باشد چون این پانزدہ

اگر مصنف کی عبارت مین دو جگہہ اختلاف
واقع ہو عام ہے کہ وہ اختلاف دونون بدلالت مطابقی
ہو یا ایک جانب بطور مطابقت اور دوسری جانب
بطور تضمن یا بطور التزام ہو تو اُس کو حل کرے

گیارہوین اون شبہات کا دفع کرنا جو ظاہر مین وارد
ہوتے ہین مثلاً وہ چیزین جو تعریف کے موقع پر ممنوع
ہین جیسے ابہام یا تعریف اخفی کے ساتھہ ہو یا تعریف
کا جامع و مانع نہو یا وہ چیزین جو دلائل مین منع ہین
جیسے جزئیت کبری یا اُسکا کلام شاگردونکی رای مین
مصنف کے خلاف معلوم ہوتا ہو یا اُسکا مناظرہ مناظرہ کے
طریق پر ٹھیک بیٹھتا ہو تو ایسی باتونکو دفع کرے بارہوین
بیان حوالہ یعنے جس جگہہ کہ مصنف نے حوالہ دیا ہو اور
جہان فیہ نظر کہا ہو وہان وجہ نظر بیان کرے اور
جس جگہہ سوال مقدر کا اشارہ کیا ہو اُسکی تقریر کرے
تیرہوین اگر شاگردونکی زبان کتاب کے غیر ہو تو
اُسکا ترجمہ اونکی زبان مین بیان کرے چودہوین
توجیہات کی تنقیح اور اُنمین سے اصوب کا معین کرنا یعنے
اگر ان امور مین مدرسین و شراح کی رائے مختلف ہو یعنی ایک جماعت
شرح غریب کسی وجہ سے کرتی ہے اور دوسری کسی دوسری وجہ
سے اور توجیہات مین نزاع واقع ہو تو جو اونمین سے بہتر ہو معین
کرے اور ضبط مشکل اور حل مشکل کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہئیے
پندرہوین سہولت تقریر یعنی ان بارہ صنعتونکو واضح اور مختصر
قریب الفہم عبارت مین ادا کرے اور منجملہ اسکے مزج ہے یعنے مصنف کی
عبارت کو اپنی عبارت سے ایسا ملاوے کہ سب یکسان ہو جاوے
جبکہ ان پندرہ صنعتون کو ضبط کر لیا

کشف مغلق در عبارت یعنی اگر ترکیبی غویص
یا صیغهٔ غویص که بر ذهن شاگردان صعب
باشد واقع شود موافق علم نحو و صرف حل آن نماید
چهارم تصویر مسئله یعنی اگر قاعده که در کتاب مذکور
می شود بذهن شاگردان در نمی آید بیان بعبارت
واضح بکند و بعض امثله آن بیان نماید تا آنکه بذهن
شاگردان در آید پنجم تقریب دلائل یعنی اگر در
کتاب دلیلی بر مسئله اقامت کرده است مقدمات
مطویه آنرا بوجهی سوق گرداند که بلزوم بعض
مقدمات مر بعض را یا اندراج در بعض منتج بدعا
باشد و رجوع کند بمقدمات بدیهیه که شک را
در آن مدخل نبود بطریق بدیهی که شبه در آن نیفتد
ششم تحقیق تعریفات به بیان فوائد قیود و
تتمه و بسط قسمت و طریق انتزاع حد جامع مانع
غیر مستدرک از میان آنها هفتم تبیین قواعد کلیه
به بیان فوائد قیود و بسط قسمت و مثال و وجه
انتزاع آن قاعده میان آن بوجهی که غیر
مستدرک و جامع مانع باشد هشتم کشف وجه
حصر در تقسیمات یعنی بحسب استقرا یا بدلیل
عقلی بیان کند که مطلوب در اقسام مذکوره محصور
است و همچنین وجه تقدیم و تاخیر در فصول و قواعد
بیان نماید نهم تفریق ملتبسین یعنی اگر دو قسم باهم
در بادی نظر مشتبه می شود یا دو مذهب مخالف
در نظر مشتبه می شود بوجه روشن فرق در میان
آنها تقریر کند دهم تطبیق مختلفین اگر در عبارت

کشف مغلق یعنے اگر کوئی ترکیب مشکل یا صیغہ
مشکل کہ شاگرد پر دشوار ہو موافق علم نحو
صرف کے اسکا حل کرے چوتھے تصویر مسئلہ
یعنی جو قاعدہ کتاب مین واقع ہوا ہو شاگرد کی
سمجھ مین نہ آئے اسکو واضح طور پر مع امثلہ
بیان کرے تاکہ شاگرد کے ذہن نشین ہو جاے
پانچوین تقریب دلائل یعنے جو دلیل کہ کتاب
مین کسی مسئلہ پر قائم کی گئی ہو اسکے مقدمات
متروکہ غیر مذکورہ کو اسطرح بیان کرے کہ بعض مقدمہ
بعض کو لازم ہونے یا بعض کے بعض مین مندرج
ہونے سے نتیجہ نکل آئے نیز مقدمات بدیہیہ بیان
کرے تاکہ شک بالکلیہ جاتا رہے چھٹی تعریفات
کی تحقیق اسطرح کرے کہ قیود کی فائدے بیان کرے
تتمہ یعنے تقسیم کو کھول کر صاف صاف بیان کرے
نیز تعریف جامع و مانع نکالنے کا طریقہ بیان کرے
کہ پھر اس مین شکوک و ابہام کو دخل نہو
ساتوین قواعد کلیہ مع فوائد قیود و بسط و تقسیم
مثال بیان کرے اور اس قاعدہ کے نکالنے کی وجہ ایسی
صاف بیان کرے کہ اسمین ابہام نہو اور جامع و مانع
آٹھوین تقسیمات مین وجہ حصر کو استقرا یا دلیل عقلی سے
کھولکر بیان کرے کہ مطلب انہین اقسام مذکورہ مین منحصر
ہے نیز فصول و قواعد کی تقدیم و تاخیر کی وجہ بیان کرے
نوین تفریق ملتبسین یعنے اگر دو قسم یا دو مذہب مخالف
بادی نظر مین مشتبہ معلوم ہوتے ہون تو ان دونون مین
فرق کھلے طور پر بیان کرے دسوین تطبیق مختلفین

صفت استحقاق نماید کامل شد در تدریس
در شرح کتب و استاد مشفق را باید کہ شاگرد ان
خود را اول بر این امور بطریق اجمال مطلع سازد
و ثانیاً آنکہ چون در شروح برین امور گذرد متنبہ
سازد کہ اینجا غرض شارح فلان است و اینجا فلان
امر و ثالثاً بفرماید کہ در مطالعہ کتاب این امور پیش
نظر خود سازد و در ہمین میدانہا فکر خود را جولان
دہد و رابعاً مطالعہ شاگرد را بر مطالعہ خود عرض کند
آنچہ غلط است بر آن متنبہ سازد بوجہیکہ آن غلط
ذہن او را روشن شود و بطریق احتیاط از مثل این
غلط نیز متنبہ گرداند و خامساً بتحریر شرح و حاشیہ
کتابے فرماید و فضیلت او را امتحان نماید تا حق
تربیت را بکمال رسانیدہ باشد باید دانست
کہ این دانشمندی در کتب معقول و منقول و علوم
برہانیہ و خطابیہ ہم جاری است و در کتب منقول
احتیاج بتحقیق عبارت بیشتر می افتد و در کتب معقول
احتیاج بتحقیق مسئلہ و در علوم برہانیہ احتیاج بارجاع
بمقدمات بدیہیہ بواسطہ یا بوسائط کثیرہ بطریق برہان
می باید کرد و در علوم خطابیہ بطریق ظن می باید
نمود این است تقریر فن دانشمندی کہ از اساتذہ
خود بسند مذکور کسب نمودہ ام ؛

تمت

پڑہانے اور کتاب کی شرح کرنے مین کامل ہوا
اور استاد شفیق کو چاہیئے کہ اول شاگرد کو
ان امور پر بطریق اجمال مطلع کرے دوسرے
جب شرحون مین ان امور پر گذرے متنبہ کرے
کہ اُس جگہہ شارح کی غرض یہ ہے اور اس جگہہ
یہ تیسرے طالب سے فرمائے کہ مطالعہ مین
ان امور کو پیش نظر رکہے اور انہین میدانون
مین اپنی فکر دوڑائے چوتہے شاگرد کے مطالعہ
کو اپنے مطالعہ کی مقابل کرے اور جو غلط ہو
اُسپر اُسکو ایسے طریقہ سے متنبہ کرے کہ غلطی
اُسکی ذہن پر ظاہر ہو جائے اور احتیاطاً اسی
قسم کی اور غلطیون سے متنبہ کرے پانچوین
کسی کتاب کا حاشیہ یا شرح کرائے اور اُسکی
علمیت کا امتحان کرے تاکہ حق تربیت کمال کو
پہونچایا جائے جاننا چاہیئے کہ فن دانشمندی
کتب معقول و منقول نیز علوم برہانیہ اور خطابیہ
مین جاری ہے اور کتب منقول مین زیادہ حاجت
تحقیق عبارت کی ہوتی ہے اور کتب معقول مین تحقیق
مسئلہ کی اور علوم برہانیہ مین مقدمات بدیہیہ
کی طرف ایک واسطے یا چند واسطون سے رجوع کرنیکی
حاجت پڑتی ہے مگر بطریق برہان رجوع کرنا چاہیئے
اور علوم خطابیہ مین بطریق ظن یہ ہے تقریر فن دانشمندی
جسکو اس طریقہ سے مین نے اپنے اساتذہ سے
حاصل کیا ہے ؛ تمت

5526

الحمد للہ و المنۃ کہ وصیت نامہ مع رسالہ دانشمندی مترجم تمام در مطبع احمدی واقع دہلی طبع گردید

ماہ جنوری سنہ ۹۹ ع